URDU Gif Format

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

معزز خواتین کو جہنم کے کتوں کے نکاح میں نہ دیتے ہوئے انہیں رسوائی سے بچانا

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

۱۳۱۶ھ

(معزز خواتین کو جہنّم کے کتّوں کے نکاح میں دیتے ہوئے انھیں رُسوائی سے بچانا)

مسئلہ ۱۹۹ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وحامیانِ شرع متین اس بارہ میں کہ ایک عورت سنّیہ حنفیہ جس کا باپ بھی سنّی حنفی ہے اس کا نکاح ایک غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس میں شرعًا گناہ ہوگا یا نہیں؟ بیّنوا توجروا

مستفتی محمد خلیل اللہ خاں از ریاست رامپور دولت خانہ حکیم اجمل خاں صاحب

الجواب از دفتر تحفہ حنفیہ پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ۵

نکاح مذکور ممنوع و ناجائز و گناہ ہے، غیر مقلدین زماں کے بہت عقاید کفریہ وضلالیہ کتاب "جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد" میں اُن کی تصانیف سے نقل کیے اور ان کا گمراہ و بدمذہب ہونا بروجہ احسن ثابت کیا اور حدیث ذکر کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے بدمذہبوں کی نسبت فرمایا:

ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم یعنی ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ اور پانی نہ پیو

نہ آمدہ باوجود آں اگر جماعت مسلمین بروئے زبان طعن و لعن برکشایند پس عنداللہ ماخوذ شوند و عند الناس مستحق سزا کما ھو فی کتب الفقہ من اذی مسلما بقول اوبفعل ولو بغمز العین عزر۱؎ پس ایشاں مادامیکہ تائب و آئب نہ شوند از مواکلت و مشاربت جماعت مسلمین خارج کردہ شوند چنانچہ وارد شدہ کہ و ایاك و مجالسۃ الشریر فقط واللہ تعالٰی اعلم و علمہ احکم و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علی سید المرسلین و آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔

سے خارج ہونا لازم نہیں آتا، اس کے باوجود اگر مسلمان اس پر لعن طعن کریں گے تو عنداللہ مجرم ہوں گے اور قانون میں سزا کے مستحق ہوں گے جیسا کہ کتبِ فقہ میں ہے کہ اگر کسی نے مسلمان کو اپنے قول، فعل یا اشارہ سے اذیت دی تو وہ قابلِ سزا ہے۔ پس ایسے لوگ جب تک توبہ اور رجوع نہ کریں تو ان سے مل کر کھانا پینا منع ہے جیسا کہ وارد ہے کہ "شریر کی مجلس سے بچو" فقط واللہ تعالٰی اعلم، اس جل مجدہ کا علم کامل ہے، ہماری آخری بات یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین، والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین۔ (ت)

الراقم احقر الحقیر محمد عظیم الدین کیوکتوی بہاریاروی خلف الہدی شیخ اکبر علی سلمہ، بانی مسجد مہتمم مدرسہ اسلامیہ محلہ دمی۔

تحریرِ دیگر بہ تائید آں

آرے مذاہب ائمہ اربعہ جملگی در حق ست و حق بہماں دائرست اگرچہ مجتہد مطلق یا مقلد محض بہ مذہب شاں عملے و فعلے قضا کند بعدہ دانستہ کہ مخالف مذہب شاں و موافق مذہب دیگرے کہ معدود لسنّت جماعت ست بخطائے ظن شاں ملصق گشتہ فقہائے احناف روا نمی دارند کہ بار دیگر آں را ابطال و افساد کنند تا موجب تحقیر و تنفیر بمذاہب ائمہ سنت جماعت

ہاں چاروں مذہب حق ہیں اور حق انہی میں دائر ہے، اگر کوئی مجتہد مطلق یا مقلدِ محض ان کے مذہب پر کوئی عمل یا فعل کرتے ہوئے فیصلہ کرے اور بعد میں معلوم ہوجائے کہ اس کے مذہب کے مخالف ہے اور دوسرے کے مذہب کے موافق ہے اور یہ دوسرا مذہب اہل سنت میں شمار ہو تو اس فیصلہ کو فقہائے احناف باطل و فاسد کرنا جائز نہیں کرتے تاکہ اہل سنت وجماعت کے ائمہ کرام کی تحقیر و تنفیر

۱؎ درمختار باب التعزیر مجتبائی دہلی ۱/۳۲۷

لازم نیاید آں خطائے عظیم وسخط جسیم باشد عند اللہ تعالیٰ لہذا علماء زاں ابا و انکار فرمودند و در تواریخ بروایت صحیح مروی شدہ کہ بارے در مجلس شریف حضرت پیران پیر غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ از کسے مذکور شدہ بود کہ امام احمد حنبل در اجتہاد پایہ چنداں ندارند لہٰذا در مذہب شاں جماعت قلیل دارند بمجرد استماع آں حضرت پیران پیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چیں بر جبیں آوردہ وغضبناک شدہ فرمودند کہ ازیں تاریخ عبد القادر بمذہب احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقلید نمودہ و پیش ازیں بمذہب امام مالک بودند سبحان اللہ ما اعظم شانہ وما اکبر شانہم و فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم در شان ائمہ اربعہ رحمۃ من اللہ و نعمۃ من اللہ فرمودند و نقل السیوطی عن عمر ابن عبد العزیز اختلاف ائمۃ الھدی رحمۃ من اللہ تعالیٰ علیٰ ھٰذہ الامۃ کل یتبع ما صح عندہ وکلھم علیٰ ھدی وکل یرید اللہ وتمامہ فی کشف الخفاء ، پس تزویج قاسم نزد فقہائے حنفی بہ تصحیح آوردہ اگرچہ بالفرض مخالفت مذہبی روے دادہ واز حنفیت نیز بیروں نیامدہ کما حررہ المجیب للہ درہ واجرہ ولقد نظرت ھذا الفتوی بامعان النظر و تصفحت ھذہ المسألۃ بصفحات الکتب الفقھیۃ الحنفیۃ فوجدت صحیحا

لازم نہ آئے ، اور اس فیصلہ کو غلط کہنا عند اللہ بڑا گناہ ہے اس لیے علمائے کرام اس سے پرہیز کرتے ہیں ، تاریخ میں صحیح روایت موجود ہے کہ حضرت پیر پیران غوثِ اعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے ذکر کیا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اجتہاد میں کوئی اہم مقام نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کے مقلدین کی تعداد بہت کم ہے۔ حضرت پیر پیران سنتے ہی جلال میں آگئے اور فرمایا کہ میں (عبد القادر) آج سے امام احمد بن حنبل کا مقلد ہو رہا ہُوں جبکہ آپ پہلے امام مالک رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے سُبحان اللہ ! اس کی شان اعظم و اکبر ہے ۔ فخرِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ائمہ اربعہ (اللہ تعالےٰ کی رحمت و نعمت ہوان پر) کی شان میں فرمایا جس کو امام سیوطی نے نقل فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ ہدایت کے اماموں کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس اُمت کے لیے ، ہر ایک نے جس کو صحیح سمجھا وہی اس نے اپنایا اور تمام ائمہ ہدایت پر ہیں اور تمام اللہ تعالےٰ کی رضا کے طالب ہیں ، اس کا تمام بیان کشف الخفاء میں ہے ، لہٰذا قاسم مذکور کا نکاح حنفی فقہاء کے نزدیک درست ہے اگرچہ بالفرض مذہب کے مخالف ہے اور حنفیت سے بھی خارج نہیں ہوتا جیسا کہ مجیب نے تحریر کیا ہے اس کا اجر و نفع اللہ تعالےٰ اس کو عطا فرمائے ۔ میں نے اس فتویٰ کو گہری نظر سے دیکھا اور فقہ حنفی کی کتب میں اس کی میں نے چھان بین کی تو میں نے اسکو صحیح مطابق قرآن اور موافق ثواب پایا ہے

مطابقاً بالکتاب و موافقاً للصواب واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل ۔ کتبہ الحقیر الراجی الٰی رحمۃ ربہ الخلاق عبدالرزاق الکیوکتوی غفرلہ۔

اور اللہ تعالٰی ہی حقیقت زیادہ جانتا ہے اور اسی کی طرف رجوع ہے ۔ اس کو اللہ تعالٰی کی رحمت کے امیدوار عبدالرزاق کیوکتوی غفرلہٗ نے لکھا ہے ۔ (ت)

الجواب

ایں ہمہ جہل شدید و ضلال بعید و افترا بر شرع مجید ست نکاح با بنت بنت الاخ لعینہٖ ہمچو نکاح با دختر خود ست نسباً باشد یا رضاعاً و حرام قطعی ست باجماع ائمہ دین و نصِ قرآن مبین و صحاح احادیث سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین نسبت جوازش بامام شافعی خواہ بامام دیگر از ائمہ مسلمین خطائے محض ست و ایں بنگالیاں کہ فتوی بجوازش دادہ بودند علما نہ بودند بہ ہزاراں درجہ بدتر از جہلا بودند وایشاں کہ فتوی ملعون ایشاں را نافذ می کنند ہمہ با حرام خدا را حلال می نمایند ہمچو کساں را حرام و سخت حرام ست کہ تصدی بافتا کنند درحدیث فرمود من افتی بغیر علم لعنتہ ملٰئکۃ السماء والارض[1] ہرکہ بے علم فتوی دہد ملائکہ آسمان و زمین بر او لعنت کنند آں حکم جواز و ایں فتوائے نفاذ ہر دو ملعون ست و بر آں حاکمان و ایں مفتیان توبہ فرض ست ورنہ مسلمان از مجالست ایشاں احتراز ورزند و در ہیچ امر فتوی از ایشاں خواستن حرام ست قال صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتخذ الناس رؤساً جہالا فسئلوا

یہ تمام شدید جہالت اور انتہائی گمراہی ہے اور شریعت پر افترا ہے ۔ بھائی کی نواسی سے نکاح ایسے ہے جیسا کہ اپنی بیٹی سے ، نواسی نسبی ہو یا رضاعی ۔ اور قرآن و حدیث اور اجماع سے یہ حرام قطعی ہے ۔ اس کے جواز کی نسبت امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی یا کسی اور امام المسلمین کی طرف کرنا خطائے محض ہے ، اور جن بنگالیوں نے اس کے جواز کا فتوٰی دیا ہے وہ عالم نہیں بلکہ ہزار درجہ جاہلوں سے بھی بدتر ہیں ، جنھوں نے بھی یہ ملعون فتوٰی نافذ کیا اُنھوں نے اللہ تعالٰی کے حرام کو حلال کیا اور اسی طرح وہ حضرات جنھوں نے اس کی تصدیق کی انھوں نے حرام ترین کی تصدیق کی ، حدیث شریف میں ہے کہ جس نے علم کے بغیر فتوی دیا اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں ، لہٰذا جنھوں نے یہ فتوٰی دیا اور جنھوں نے اس کو نافذ کیا دونوں ملعون ہیں ۔ نافذ کرنے والے حاکم اور مفتیوں پر توبہ فرض ہے ورنہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان سے بائیکاٹ کریں اور آئندہ ان سے کوئی فتوٰی طلب کرنا حرام ہے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ لوگ جاہلوں کو رہنما بنائیں گے تو جب ان سے سوال

---

[1] کنز العمال ابن عساکر عن علی حدیث ۲۹۰۱۸ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۰/ ۱۹۳

فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا[1] مفتیان ختم نکنند اینکہ گفتہ شد خیر خواہی ایشاں بود، حرامِ خدا را حلال گرفتن و زنائے پدر با دخترش روا داشتن نہ سہل کارے ست، ہر کہ بر ہمچو ضلالت قطیعہ تنبیہ کرد مستوجب شکر است نہ مستحق شکایت واللہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم[2] و بر آں ناکح زانی فرض ست کہ دختر را از تصرف خود واگزارد و بر آں منکوحہ مزنیہ فرض ست کہ بپائے کہ دارد از زنائے پدرش بگریزد فوراً فوراً ورنہ آناں و مزوجان آناں و مجوزان اینہا ھمہ عذاب شدید الٰہی را منتظر باشند، نسأل اللہ العفو و العافیۃ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، امامِ اجل ابوزکریا نووی کہ احد الشیخین مذہب امام شافعی ست و نص او ہمچو نص امام شافعی ست رضی اللہ تعالٰی عنہم در شرح صحیح مسلم فرماید اما الرجل المنسوب ذٰلک اللبن الیہ لکونہ زوج المرأۃ او وطئھا بملک او شبھۃ فمذھبنا ومذھب العلماء کافۃ ثبوت حرمۃ الرضاع بینہ وبین الرضیع

کیا جائے گا تو بغیر علم فتوی دینگے خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ ان مفتیوں کو یہ کہتے بنے خوفِ خدا نہیں کہ یہ خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالٰی کے حرام کردہ کو حلال بنانا اور باپ کا بیٹی سے زنا کو جائز کرنا کوئی آسان کام ہے، ہرگز نہیں، اور جس شخص نے ان کو اس گمراہی پر تنبیہ کی وہ شکریہ کا مستحق ہے نہ کہ شکایت کا، اور اللہ تعالٰی جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ اس نکاح کرنے والے زانی پر فرض ہے کہ وُہ فوراً لڑکی کو آزاد کرے اور جُدائی اختیار کرے، اور منکوحہ مزنیہ پر لازم ہے کہ اپنی توفیق کے مطابق رضاعی باپ کے زنا سے فوراً بچے اور جُدائی اختیار کرے ورنہ یہ دونوں اور نکاح کو نافذ کرنے والے اور جائز کرنے والے سب اللہ تعالٰی کے شدید عذاب کا انتظار کریں۔ ہم اللہ تعالٰی سے عافیت اور معافی کا سوال کرتے ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ شافعی مسلک کے شیخین میں سے ایک برگزیدہ امام ابوزکریا نووی جن کی نص امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی کے منصوص کی طرح ہے، اُنھوں نے شرح مسلم شریف میں فرمایا ہے کہ وُہ شخص جس کی طرف یہ دُودھ منسوب ہے کیونکہ یہ عورت کا خاوند ہے یا لونڈی کا مالک یا شبہہ کی بنا پر وطی کی ہے تو اس کے متعلق ہمارا اور تمام علماء کا مذہب ہے کہ اس کے اور دُودھ پینے والے بچے کے درمیان

[1] صحیح بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۰

[2] القرآن الکریم ۲/۲۱۳

ویصیر ولدالہ واولاد الرجل اخوۃ الرضیع واخواتہ ویکون اخوۃ الرجل اعمام الرضیع واخواتہ عماتہ، ویکون اولاد الرضیع اولاد الرجل ولم یخالف فی ھذا الا اھل الظاھر وابن علیۃ[1] ایں تصریح صریح ایں امام شافعیہ ببیں کہ مذہب ما وجملہ علماء تحریم ست ودر وخلاف نکردند جز فرقہ ظاہریہ وابن علیہ طرفہ آنکہ مجیب عبارت مذکورہ نووی ازینجا نقل کرد کہ لم یخالف فی ھذا الخ وصدر کلام کہ فرمودہ بود ندکہ مذہب ما ومذہب جملہ علماء تحریم ست درپردۂ اخفا داشت وامام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ را ظلماً از اہل ظاہر شمرد حالانکہ ظاہریہ طائفہ ایست مخالف ائمہ اربعہ وسائر مجتہدین شاہ عبدالعزیز صاحب گفتہ اند داؤد ظاہری ومتبعانش را از اہل سنت وجماعت شمردن درچہ مرتبہ از جہل وسفاہت ست رافضیاں کہ ظاہریہ راسنی گرفتہ باقوال ایشاں براہلسنت اعتراض می کردند شاہ صاحب جوابش دادند کہ فرقہ ظاہریہ ہرگز از اہلسنت نیست، ایں جہل وسفاہت شماست کہ ایشاں راسنی گرفتہ برسنیان طعن مے کنید، امام ابن حجر مکی شافعی درکف الرعاع فرماید واعلم

حرمتِ رضاع ہوگی اور یہ اس بچّے کا باپ ہوگا اور اس کی دوسری اولاد اس بچّے کے بہن بھائی ہوں گے اور اس شخص کے اپنے بھائی بہن اس بچّے کے لیے چچا اور پھوپھی ہوں گے اور اس بچّے کی اولاد اس شخص کی اولاد قرار پائے گی، اس میں اہل ظاہر وابن علیہ کے بغیر کسی کو اختلاف نہیں۔ شافعی حضرات کے امام کی صاف تصریح ہے کہ ہم اور تمام علماء اس تحریم پر متفق ہیں اور ہمارا یہ مذہب ہے اس میں فرقہ ظاہریہ اور ابن علیہ کے بغیر کسی نے خلاف نہ کیا، تعجب ہے کہ مجیب نے امام نووی کی صرف اتنی عبارت کہ "مخالفت نہیں کی" ہم کو نقل کیا اور اس سے پہلی عبارت کہ "ہمارا تمام علماء کا مذہب، تحریم ہے" کو چھپالیا اور پھر امام شافعی رحمہ اللہ تعالٰی کو غلط طور پر اہل ظواہر میں شمار کردیا، حالانکہ ظاہریہ فرقہ تمام ائمہ اور مجتہدین کے خلاف ہے، شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے کہ داؤد ظاہری اور اس کے پیروکاروں کو اہلسنت سے شمار کرنا انتہائی جہالت ہے، رافضیوں نے ظاہریہ فرقہ کو اہلسنت کہہ کر ان کی باتوں کی وجہ سے اہلسنت پر اعتراض کئے ہیں، شاہ صاحب نے جواب میں رافضیوں کو فرمایا کہ ظاہری فرقہ ہرگز اہلسنت نہیں ہے ان کو اہلسنت کہنا تمہاری انتہائی جہالت ہے جس کی وجہ سے تم سُنیوں پر اعتراض کرتے ہو۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب کف الرعاع میں فرماتے ہیں: جاننا

---

[1] شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الرضاع قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۶۶

ان الائمة صرحوا بان الظاهرية لايعتد بخلافهم ، ولايجوز تقليد احد منهم لانهم سلبوا العقول حتى انكروا القياس الجلي[۱]، نیز فرمود لانهم اصحاب ظاهرية محضة تكاد عقولهم ان تكون مسخت ، ومن وصل الى انه يقول ان بال الشخص في الماء تنجس او في اناء ثم صبه في الماء يتنجس كيف يقام له وزن، ويعد من العقلاء فضلاء عن العلماء[۲] ، ہمچناں دیگر اکابر شافعیہ تصریح بلبن فحل کردہ اند و در مذہب خود بوئے از خلاف نداده اند واجلۂ اکابر او را مذہب ائمۂ اربعہ و اصحاب ایشاں وفقہائے امصار گفتہ اند امام احمد عسقلانی شافعی در ارشاد الساری فرمود فيه دليل على ان لبن الفحل يحرم حتى تثبت الحرمة في جهة صاحب اللبن كما تثبت في جانب المرضعة فان النبي صلى الله عليه وسلم اثبت عمومة الرضاع والحقها بالنسب وهذا مذهب الشافعي

چاہئے کہ ائمہ کرام نے تصریح کی ہے کہ ظاہریہ فرقہ کے مخالف ہونے کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کی تقلید جائز ہے، کیونکہ وہ مسلوب العقل لوگ ہیں حتی کہ وہ قیاس جلی کا بھی انکار کرتے ہیں۔ نیز انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ محض ظاہری ہیں تقریباً بے عقل ہیں اور یہاں تک کہہ گئے اگر کوئی شخص پانی میں پیشاب کرے تو ناپاک ہے اور اگر کسی برتن میں پیشاب کر کے پانی میں ڈال دے تو پانی پاک ہے ناپاک نہ ہوگا۔ تو ایسے لوگ کس شمار میں ہیں، ان کو اہل عقل میں شامل کرنا کیسے مناسب ہے چہ جائیکہ ان کو علماء میں شمار کیا جائے، اسی طرح دیگر شوافع حضرات نے بھی اس کے بارے میں واضح تصریحات کی ہیں اور انھوں نے اس مسئلہ میں کہیں بھی اختلاف ظاہر نہیں کیا اور بڑے بڑے ائمہ شوافع نے اس مسئلہ کو متفق علیہ اور چاروں اماموں کا مسلک قرار دیا ہے اور کہا کہ ائمہ کے اصحاب اور علاقوں کے تمام فقہاء کا یہی مسلک ہے چنانچہ امام احمد عسقلانی شافعی نے اپنی کتاب ارشاد الساری میں فرمایا: اس میں یہ دلیل ہے کہ جس مرد کا دودھ ہے وہ حرمت پیدا کرتا ہے چنانچہ جس طرح دودھ والی عورت کی طرف سے حرمت ثابت اسی طرح اس کے مرد کی طرف سے بھی حرمت ثابت ہوگی کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رضاعی چچا کا اثبات

۱؎ کشف الرعاع القسم الرابع عشر باب فی بیان ان ماءہ صغیرة اور کبیرة دار الکتب العلمیة بیروت ص ۱۴۴
۲؎ " تنبیہ ادلۃ التحلیل والرد علیہا " " " " ۱۲۸

وابی حنیفه وصاحبیه ومالك واحمد کجمهور الصحابة والتابعین وفقهاء الامصار[1]، امام حافظ قسطلانی شافعی در فتح الباری فرماید ذهب الجمهور من الصحابة والتابعین وفقهاء الامصار كابی حنيفة وصاحبيه ومالك والشافعی واحمد واتباعهم الی ان لبن الفحل يحرم[2] امام ابو یوسف اردبیلی شافعی در کتاب الانوار فرماید والفحل الذی منه اللبن ابوه واولاده من المرضعة وغيرها اخوته واخواته[3]، علامہ زین الدین شافعی تلمیذ ابن حجر مکی در قرۃ العین فرماید تصير المرضعة امه وذو اللبن اباه وتسرى الحرمة من الرضيع الی اصولهما وفروعهما وحواشيهما نسبا ورضاعا[4] تا ایں جا ہمہ نصوص کبرائے شافعیہ است وصاحب البيت ابصر بما فی البيت وصاحب الدار ادری، امام اجل قاضی عیاض مالکی در شرح صحیح مسلم فرماید لم یقل احد من ائمة الفقهاء واهل الفتوى باسقاط حرمة لبن الفحل

فرمایا اور نسب کی طرح قرار دیا ہے اور یہی مذہب امام شافعی، ابو حنیفہ اور ان کے صاحبین امام مالک اور امام احمد بن حنبل کا ہے جس طرح کہ صحابہ اور تابعین اور تمام علاقوں کے علماء کا یہی مذہب ہے۔ اور امام قسطلانی شافعی نے فتح الباری میں فرمایا کہ تمام صحابہ، تابعین اور فقہاء ابو حنیفہ، ان کے صاحبین، مالک، شافعی اور احمد اور ان کے تمام متبعین کا مذہب یہ ہے کہ دودھ والا مرد بھی حرام ہوتا ہے۔ امام یوسف اردبیلی شافعی نے کتاب الانوار میں فرمایا کہ جس مرد سے عورت کو دودھ اترا وہ دودھ پینے والے بچے کا باپ ہے اور اس کی تمام اولاد خواہ اس مرضعہ سے ہو یا کسی دوسری عورت سے وہ سب اس بچے کے بہن بھائی ہوں گے۔ علامہ زین الدین شافعی ابن حجر مکی کے شاگرد قرۃ العین میں فرماتے ہیں کہ دودھ پلانے والی، ماں، اور دودھ والا مرد باپ ہوگا، اور پھر یہ حرمت بڑھ کر بچے سے مرد و عورت کے اصول و فروع اور ان کے نسبی اور رضاعی متعلقین تک سرایت کر جاتی ہے، تمام نصوص شافعی حضرات کی اس مسئلہ میں یہی ہیں، جبکہ گھر والا گھر کی باتوں کو زیادہ جانتا ہے، برگزیدہ امام قاضی عیاض مالکی صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ائمہ فقہاء اور اصحاب فتویٰ میں سے کسی نے بھی دودھ والے خاوند کی حرمت کو

---

[1] ارشاد الساری کتاب الرضاع باب لبن الفحل دار الکتاب العربی بیروت ۸/ ۴۳

[2] فتح الباری کتاب النکاح " " " دار المعرفۃ بیروت ۹/ ۳۱-۱۳۰

[3] الانوار لاعمال الابرار

[4] قرۃ العین مع شرح فتح المعین ارکان النکاح مطبعۃ عامر الاسلام ترورنگاڈی کیرلہ ص ۳۹۰

الا اھل الظاھر وابن علیۃ والمعروف عن داؤد موافقۃ الائمۃ الاربعۃ[1] امام جلیل بدرالدین محمود عینی در عمدۃ القاری فرمایند لبن الفحل یحرم وھو قول ابی حنیفۃ ومالک والشافعی واحمد واصحابھم وقال القاضی عیاض لم یقل احد من الائمۃ الخ (ملخصا)[2] این ست نقول ونصوص ائمہ اجلہ ثقات اثبات ونسبتے کہ درخانیہ وہدایہ واقع شد معارضش نتواں بود در نقل مذہب غیر بارہا زلت روی نماید یکے از اکابر شافعیہ تحلیل زنا بحربیہ در دار الحرب، ودیگرے اجلہ شافعیہ حلت غراب بحضرت امام اعظم نسبت کردہ وہر دو باطل است ودرہمیں ہدایہ حلت متعہ بامام مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نسبت نمود حالانکہ بامام مالک بروے حد زنا مے زنند کما ھو قول عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما اذ قال جرب علٰی نفسک لان فعلتہا لارجمنک باحجارک[3] بخلاف حنفیہ ودیگر ائمہ کہ حرام دانند وتا حد نرسانند بالجملہ جواز ایں نکاح باطل است ہرگز نہ مذہب امام شافعی است

ساقط نہیں کیا ماسوائے ابن علیہ اور اہل ظاہر حضرات کے، اور داؤد ظاہری سے نقل مشہور ہے کہ وہ بھی ائمہ اربعہ کے موافق ہے۔ برگزیدہ امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری میں فرمایا ہے کہ دُودھ والے خاوند کی حرمت تمام ائمہ ابوحنیفہ، شافعی، مالک اور احمد اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے اور امام قاضی عیاض نے فرمایا کہ کسی امام نے اس حرمت کے اسقاط کا قول نہیں کیا، یہ ہیں تمام ثقہ ائمہ کی نصوص جو ان سے منقول ہیں، اور وہ جو خانیہ اور ہدایہ میں اسکے خلاف ان ائمہ کی طرف منسوب ہے وہ ان نصوص کے معارض نہیں ہوسکتا کیونکہ بارہا دوسرے کے مذہب کو نقل کرنے میں اکثر لغزش ہوجاتی ہے، شافعی مسلک کے اکابرین میں سے ایک نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف یہ منسوب کردیا کہ ان کے نزدیک دار الحرب میں حربی عورت سے زنا جائز ہے اور دوسرے نے امام ابوحنیفہ کی طرف کوّے کے حلال ہونے کی نسبت کردی جبکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں، اور اسی ہدایہ میں امام مالک کی طرف متعہ کے حلال ہونے کی نسبت کردی گئی حالانکہ امام مالک ایسے شخص پر حدِ زنا لگاتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول ہے کہ یہ تجربہ کرکے دیکھ اگر تُو کریگا تو میں تجھے تیرے ہی پتھروں سے رجم کروں گا بخلاف حنفیہ اور دیگر ائمہ کہ وہ متعہ کو حرام کہتے ہیں مگر حد نہیں لگاتے؛

---

[1] شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض مالکی

[2] عمدۃ القاری باب لبن الفحل ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ مصر ۲۰/۹۷

[3] صحیح مسلم باب نکاح المتعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۵۲

نہ مذہب ہیچکس از ائمہ مجتہدین متبوعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، ابن علیہ مردے از محدثین است عداد او در مجتہدین ائمہ نیست واگر باشد متفرد است وظاہریہ خود مبتدعانند و مبتدع را در اجماع اعتبارے نیست و وفاقش ملحوظ نشود وبخلافش خلل نہ پزیرند، لانھم لیسوا من الائمۃ علی الاطلاق کما فی التوضیح وغیرہ لیسوا من امۃ الاجابۃ وانما ھم من امۃ الدعوۃ، کما فی مرقاۃ المفاتیح وغیرھا، وخود درخصوص ظاہریہ از امام ابن حجر مکی گزشت کہ مخالفت ایشاں اصلاً قابل التفات نیست، پس دریں مسئلہ حکم بخلاف را زنہار مساغ نیست **اولاً** خلاف سنت مشہورہ است کہ ان اللہ حرم من الرضاع ماحرم من النسب[1]، ایں حدیث بالفاظ متنوعہ و روایاتِ متظافرہ در دواوین اسلام مروی ومنقول است واز صدرِ اسلام تا حال میان علماء متلقی بالقبول ہمیں امام ترمذی در ہماں جامع فرماید والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

خلاصہ یہ کہ یہ نکاح باطل ہے اور کسی بھی امام خواہ شافعی ہوں یا کوئی اور، مجتہدین میں سے کسی کے مذہب میں جائز نہیں ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم، ابن علیہ کا شمار محدثین میں تو ہوتا ہے مگر مجتہدین میں نہیں، اور اگر بالفرض ہو بھی تو وُہ دوسرے ائمہ سے الگ تھلگ ہے۔ رہا ظاہریہ فرقہ تو وُہ بدعتی فرقہ ہے جبکہ اجماع کے معاملہ میں بدعتی کا اعتبار نہیں ہوتا، اس کی موافقت اور مخالفت کا کوئی اثر اجماع پر نہیں پڑتا کیونکہ یہ ائمہ میں سے نہیں ہیں، جیسا کہ توضیح وغیرہ میں ہے' اور اُمتِ اجابہ میں سے نہیں بلکہ وہ امتِ دعوت میں سے ہیں جیسا کہ مرقاۃ المفاتیح وغیرہ میں ہے۔ اور خود ظاہریہ فرقہ کے بارے میں امام ابن حجر مکی کا قول گزرا کہ ان کی مخالفت قابلِ التفات نہیں ہے لہذا اس مسئلہ میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں **اولاً** اس لیے کہ اس کا خلاف سنّتِ مشہورہ کے خلاف ہے جو کہ یہ ہے جو نسب کی بناء پر حرام فرمایا ہے وہ رضاعت کی بناء پر بھی اللہ تعالٰی نے حرام فرمایا ہے، یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ کثیر روایات میں ہے اور اسلام کی قانونی کتب میں مروی ومنقول ہے اور ابتداءِ اسلام سے آج تک علماء کے درمیان مقبول ہے، امام ترمذی نے اپنی جامع میں فرمایا کہ اس پر عام صحابہ اور بعد والوں کا عمل ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے

---

[1] جامع الترمذی ابواب الرضاع امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۱۳۶

وغیرھم لانعلم بینھم فی ذٰلک اختلافا[1] وحکم برخلاف سنت مشہورہ نافذ نہ شود، در تنویر الابصار است اذا رفع الیہ حکم قاض آخر نفذہ الا ماخالف کتابا او سنۃً مشہورۃً او اجماعا[2] **ثانیاً** مخالف اجماع من یعتد باجماعھم افتادہ است کما تقدم بیانہ وامام شعرانی شافعی درمیزان الشریعۃ الکبرٰی فرمود اتفق الائمۃ علٰی انہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب[3] وحکم برخلاف اجماع نفاذ نیست، ائمہ ثقات اثبات ازحکایات شاذہ غافل نبودند بلکہ خود ذکر نمودہ اند باز تصریح فرمودہ کہ دریں مسئلہ جز ظاہریہ و ابن علیہ کسے راخلاف نیست چنانکہ از امام قاضی عیاض مالکی وامام ابوزکریا نووی شافعی و امام محمود عینی حنفی گزشت فمن الغریب نسبۃ الغراب الیھم علٰی ما وقع فی فتح المغیث واگر بالفرض اینجا قولے ضعیف محکی بود کما اوّل بہ فی الفتح الفقھی، پس حکم وفتوٰے بر قول ضعیف و مرجوح خود جہل وخرق اجماع است کما فی تصحیح القدوری

اور سنت مشہورہ کے خلاف حکم نافذ نہیں ہوسکتا، اور تنویر الابصار میں ہے کہ جب ایک قاضی کے پاس دُوسرے قاضی کا حکم پہنچے تو اس کو نافذ کرے بشرطیکہ کتاب اللہ، سنّتِ رسول اللہ اور اجماع کے خلاف نہ ہو، **ثانیاً** اس لیے کہ جن لوگوں کا اجماع معتبر ہے ان کے اجماع کے بھی خلاف ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے، اور امام شعرانی نے میزان الشریعۃ الکبرٰی میں فرمایا ہے کہ ائمہ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام ہے وُہ رضاع کی وجہ سے بھی حرام ہے اور اجماع کے خلاف حکم نافذ نہیں ہوسکتا، اور کسی مسئلہ کو ثابت قرار دینے والے ائمہ ثقات خود بھی شاذ حکایات سے غافل نہیں ہوتے بلکہ خود ان کو ذکر کرتے ہیں، نیز انھوں نے یہ تصریح بھی کی ہے کہ اس مسئلہ کا ظاہریہ اور ابن علیہ کے بغیر کسی نے خلاف نہیں کیا، جیسا کہ امام قاضی عیاض، ابوزکریا نووی شافعی اور امام محمود عینی حنفی سے گزرا فتح المغیث میں ان حضرات کی طرف شاذ امور کو منسوب کرنا تعجب کی بات ہے، اگر بالفرض یہاں کوئی ضعیف قول نقل کیا گیا ہو جیسا کہ فتح القدیر میں تاویل کی گئی ہے تو بھی ضعیف قول اور مرجوح قول پر فتوٰی دینا خود جہالت اور اجماع کے خلاف ہے جیسا کہ علامہ قاسم

---

[1] جامع الترمذی ابواب الرضاع امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/ ۱۳۷

[2] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب القضاء باب فی المجلس مجتبائی دہلی ۲/ ۷۹-۸۰

[3] میزان الشریعۃ الکبرٰی کتاب الرضاع مصطفی البابی الحلبی مصر ۲/ ۱۳۸